رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱/

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ انچارج ۔ اکمل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نامہ نیر ۔ ۱
آریہ سماج کے جنگی ارادے ۔ ۲
سات ہزار چھ سو روپیہ انعام ۔ ۵
آریہ سماج پر سوالات ۔ ۷
صداقت قرآن تازہ معلومات ۔ ۸
کیا وید منزہ عن الخطا ہیں
مسیح موعود کو ابو حنیفہ کا مقلد کہنا مگر ۔ ۹
ورکھنے جواب دے ۔ ۱۰
اشتہارات ۔ ۱۱
خبریں ۔ ۱۲

نمبر ۶۸ | مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح یکم مارچ رات کے ایک بجے پھیرو چیچی سے قادیان واپس تشریف لائے۔ کئی ایک دوست اسوقت استقبال کے واسطے نہر کے پل اور پھر وال بنگلہ کے پاس حاضر تھے۔ جلالپور جٹاں میں سُنی و شیعہ کے مابین تحریری مباحثہ ہوا۔ پرچے سنائے جاتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے احمدی علماء کو بہت بڑی کامیابی دی۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مولانا حافظ روشن علی صاحب۔ جناب میر قاسم علی صاحب دہلی جلسہ پر گئے ہیں۔ ٹریکٹوں کی دو پارٹیاں جالندھر سے واپس آگئیں۔ مکرم منشی غلام نبی صاحب اور خان مہر محمد خان صاحب بھی گئے۔ اگلا اخبار وہی ایڈیٹ کرینگے ۔

نامہ نیّر

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

لیگوس میں آخری ایام

شمالی نائجیریا سے واپس آکر میں لیگوس میں قریباً ۳ ماہ بیمار رہا۔ بخار کی اتر چڑھن کا سلسلہ جاری رہا۔ ستمبر میں ڈاکٹر نے حکم دیا۔ کہ فوراً بغرض تبدیل آب و ہوا لنڈن چلا جاؤں۔ ورنہ جان کا خطرہ ہے۔ میں نے مقدمہ کا عذر کیا۔ اور جماعت کی درخواست پر طبی اجازت بدیں شرط ہوئی۔ کہ کام نہ کروں آرام کروں۔ اس شرط پر مبلغ اور میرے جیسی طبیعت کا آدمی پوری طرح عمل نہ کر سکا۔ اور آخر ستمبر میں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ فوراً مجھ کو بستر پر مقرر کر دیا۔ اور صرف احباب کو ملاقاتیوں کو کتاب پر دستخط کرنے کی اجازت تھی باوجود ان سخت پابندیوں کے میری حالت خراب ہو گئی۔ اور گورنمنٹ ہسپتال میں داخل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ گیارہ روز ہسپتال میں رہا۔ اور اس عرصہ میں جنت سے انگلستان کا ٹکٹ جہاز .... پر خرید کیا۔ اور صرف دو روز ہسپتال سے باہر رہنے کی اجازت ملی۔ اور فوراً مجبور کر کے طبی احکام کے ماتحت مجھے بغرض آرام و تبدیل آب و ہوا انگلستان بھیجدیا گیا ۔

میری بیماری کے ایام میں مقامی مبلغین برابر کام میں مصروف رہے۔ اور نو مبائعین کا سلسلہ جاری رہا۔ سرکاری جیل میں جو قیدی مسلمان تھے۔ ان کو وعظ کرنے اور ان کی مذہبی ضروریات کی نگرانی کا کام احمدیہ وفد تبلیغ کے سپرد ہے۔ اور احمدی مبلغ ہر جمعہ کی شام کو وعظ کے لئے جاتے رہے۔ تمام جلسے درس برابر جاری رہے۔ ہسپتال میں میرے انگریز دوست ملنے آتے اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کی اہلیہ محترمہ جو ایک معزز ......

عہدہ دار ہیں۔ بمار پھولوں کے گلدستے اور انگریزی رسائل ہسپتال میں مجھے بھجواتی رہیں۔ جنرل سکرٹری اور دیگر عہدہ داران انجمن برابر بیمار پرسی کو آتے رہے۔ غرض میں بیمار رہا۔ مگر کام اللہ کے فضل سے جاری رہا۔

معزز نو مبایع

میری روانگی سے قبل بہت لوگوں نے بیعت کی۔ سکرٹری صاحب تبلیغ لیگوس انشاء اللہ گذشتہ چند ماہ کی تعداد شایع کرینگے۔ میرے لئے گنتی کرنا مشکل تھا۔ البتہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ ان نو مبایعین میں جناب محمد یونس اینماشاں رئیس لیگوس قابل ذکر ہیں۔ صاحب موصوف نے علانیہ بیعت میری روانگی سے ایک روز قبل کی۔ اور اب جامع مسجد میں بھی باقاعدہ آنے لگے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور معزز تعلیم یافتہ مسٹر بولوگن ہیڈ ماسٹر محمڈن اسکول ہیڈ وگرے قابل تذکرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ اور ہزاروں کی ہدایت کا موجب کرے۔

جہاز کا سفر

جہاز کے دو ہفتے قریباً سوائے ایک دو روز کے ڈاکٹر کے زیر نگرانی گذرے۔ درجہ اول میں بڑا کمرہ اچھی جگہ ملا تھا۔ کپتان ٹافٹ خود کمرہ میں خبر گیری کے لئے تشریف لائے تھے۔ خوراک میں ہر طرح احتیاط تھی۔ مخصوص میز اور مخصوص انتظام تھا۔ مگر ایک تو بیماری کمزوری اور راستہ میں سمندر خراب اسلئے بہت تکلیف ہوئی۔ یہاں تک ڈاکٹر کپتان کو نیچے کا کمرہ تبدیل کرکے اوپر کے تختہ پر عین وسط جہاز میں ایک مخصوص کمرہ دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر بیماری نے پیچھا نہ چھوڑا۔ راستہ میں ایکرا اور سیرالیون میں خشکی پر اترا۔ حکام اور دوستوں سے ملا۔ .....

..... لیکن افسوس ہے کہ عزیز مولوی فضل الرحمٰن صاحب بوجہ علالت طبع سکنڈی میں آکر حسب تجویز مقررہ نہ مل سکے۔

صحت

۱۲ دسمبر کو لیگوس سے سوار ہو کر ۲۷ جنوری کو ساحل انگلستان پر اترا۔ مشت خاک تھا۔ اللہ نے پھر جان ڈالدی۔ اور جسم میں طاقت آرہی ہے۔ کام کرنے کے قابل ہو رہا ہوں۔ اب سوائے عام ضعف کے بخار وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں۔ معدہ بھی باقاعدہ ہوتا جاتا ہے۔ الحمدللہ

حکام سے ملاقات

روانگی کے روز عاجز امام احمدیہ مبلغ انچارج لیگوس حکومت لیگوس اور حکومت اعلیٰ نائیجیریا کے تمام ذمہ دار حکام سے ملا۔ ہر شخص نے کارکنوں کو تعلیمی معاملات اور حفاظت حقوق مشن کے لئے حکومت کی طرف سے انصاف کا اور امداد کا یقین دلایا۔ راستہ میں گورنر گولڈ کوسٹ ہز ایکسلنسی جنرل گگنز برگ اور دیگر حکام بالا اکرا سے بھی ملا۔ اور اغراض سلسلہ پیش کیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ متعلقہ شکوک جو سیاسیات و مذہب کو ملانے والے مدعیان دعوت اسلام کے طفیل ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اب قادیانی احمدیہ وفد تبلیغ پر سے دور ہوگئے۔

الوداع

جس اخلاص و محبت کے ساتھ جماعت لیگوس نے عاجز کو رخصت کیا۔ وہ میرے قلب سے کبھی محو نہیں ہوسکتا۔ مستورات کا اخلاص اور محبت سے آنسو بہانا۔ امام الفاؤس کی دعائیں اور مدرسہ کے طلباء کا بندرگاہ پر صفوں میں اپنے جھنڈے کے ساتھ کھڑے ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس جھنڈے پر "خدا حافظ مولوی" لکھا تھا اور بچوں نے جن کی تعداد اب مدرسہ میں ۵۵۰ ہے۔ پہلے عربی نعت پڑھی۔ پھر یوروبا اور اس کے بعد انگریزی میں برطانیہ کا قومی ترانہ گایا۔ اور اساتذہ نے ۳ ماہ کے اندر جو کچھ عمدہ کام کیا۔ اور بچوں کو ضبط سکھایا۔ اور دین کی طرف متوجہ کیا ہے۔ وہ ان کی طرف سے نہایت خوش کرنیوالا تحفہ تھا جس کے لئے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

میری موت کی خبر

میرے بعد شہر لیگوس میں بعض اشرار نے میرے مرنے کی خبر مشہور کردی جماعت کو تشویش ہوئی۔ مگر الحمدللہ کہ میری تار پہنچنے پر ان کو اطمینان اور دشمنوں کو سوگ ہوا۔ بدقسمت انسان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حق کی اشاعت و طاقت بھی ایک آدمی کے ساتھ وابستہ ہے۔ حالانکہ اللہ کا کام ہے۔ وہ پتھروں سے لے سکتا ہے۔ اور لے رہا ہے۔ پھر نیر مر کر زندہ ہوگیا ہے۔ الحمدللہ۔

میرے بعد

لیگوس سے جو محبت کے خطوط آئے ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ مبلغ انچارج لکھتے ہیں :-

" ہر کام بدستور عمدگی سے ہو رہا ہے۔ سلسلہ درس جمعہ شروع ہے۔ شام کی کلاسز مسجد جامع میں جاری کی گئی ہیں۔ نو مبایعین میں اخلاص ترقی پر ہے۔ رئیس یونس اینماشا مسجد میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ مدرسہ عمدگی سے چل رہا ہے۔"

امام قاسم آراجو سے رئیس ذکریا تینو ......

" امید ہے کہ آپ اب اچھے ہونگے۔ اور جلدی صحت درست کرکے واپس آجائینگے۔"

رئیس ابراہیم ایبو۔ " جس طرح بچے باپ کے بعد فرض منصبی ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح چیف امام۔ کونسل آف الڈرس ایگزیکٹو کمیٹی۔ مبلغین اور مدرسین اپنے اپنے فرائض کو بہ تن دہی انجام دے رہے ہیں۔"

عبد الکریم تینو۔ " اب آپ ہمیں لنڈن سے حدیث کا سبق بذریعہ خط و کتابت پڑھانا شروع کردیں۔"

پریزیڈنٹ یعقوب۔ " آپ کے بچوں کا ایمان اگر پہلے سے زیادہ نہیں۔ تو کسی حالت میں کم نہیں۔"

خدا کے فضل و کرم سے کام خوب چل رہا ہے۔ اور قائم مقام مبلغ خوب کوشش سے کام میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے خوشی و اطمینان کا موقعہ دیا ہے۔

گولڈ کوسٹ

مولوی فضل الرحمٰن حکیم بوجہ علالت طبع مجوزہ دورہ اور کانفرنس نہیں کرسکے۔ مگر وہ انشاء اللہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۳ء کو دوسری گولڈ کوسٹ احمدیہ کانفرنس کرینگے۔ اور عاجز نے بھی ایک ایڈریس اس کے لئے ان کو بھجوایا ہے۔ گولڈ کوسٹ میں کام بہت ہے مگر اخراجات بے ڈھب ہیں اور جماعت غرباء کی۔ نیز ان پڑھ اور جگہ جگہ بکھری ہوئی ہے۔ ذرائع آمد و رفت بہت مہنگے اور کمیاب ہیں۔ پھر خود غرض ہوسا لوگ جو تعویذ لکھ کر روپیہ کمانے اور جاہلوں کو دھوکہ دیکر جیبیں کترنے کے سوا اور کوئی اسلام نہیں جانتے۔ وفد تبلیغ کے مخالف ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمارے مبلغ کی صحت اچھی ہو۔ اور جماعت مضبوط اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجائے۔

مقدمہ مسجد جیت لیا گیا

میں اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل سے مسیح موعود کے غلاموں کی عزت رکھی۔ اور ۲۸ر فروری کو مقدمہ جامع مسجد لیگوس جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ ہوگیا۔

مفصلہ ذیل تاریں لیگوس و لنڈن کے درمیان بھیجی گئیں۔

لیگوس :- الحمدللہ مقدمہ جیت لیا۔

لنڈن :- مبارک ہو۔ اللہ کی حمد سرکار کا شکریہ۔ دشمنوں کو معاف کردو۔ - نیر

جنگ نہیں کروں گا۔ اسی وقت یوگی راج کرشن نے ارجن کو تلوار کا بل اور کشتری دہرم بتلایا۔ اور عورتوں کی بے عزتی کرنیوالوں (جیساکہ خود کرشن پر ہندو روایات میں یہ الزامات لگائے گئے ہیں) اور پاپیوں دوشٹوں کو تباہ کرایا۔"

اس حوالہ نے بتلا دیا کہ جہاں ہندو قوم میں یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں لامذہبی پیدا ہو۔ تو تلوار سے کام لینے کی ان کو آگیا دی جاتی ہے۔ لیکن جو نکتہ اس جگہ قابل لحاظ ہے وہ یہ ہے کہ ابھی فریق مخالف کی طرف سے تشدد کا ہونا اور مذہبی دست اندازی کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا گیا ہے کہ جو لوگ خود مذہب چھوڑنے لگیں۔ ان سے سختی کا سلوک ہونا چاہیئے۔ چنانچہ نظیر جو پیش کی گئی ہے وہ بھی اسی بات کو صاف کر رہی ہے کہ یہاں فریق مخالف کی طرف سے کوئی مخالفت نہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ ارجن بزدلوں اور کائروں کی وہ مثال "پھنس کر" عین میدان جنگ میں حوصلہ ہار کر" بیٹھ جاتا۔ اور "ہرگا دھنش بان زمین پر گر" پڑتا۔ اور "تلوار خاک پر پڑی دکھائی دیتی"۔ کیونکہ ارجن بے غیرت نہیں تھا کہ اپنے دہرم اور اپنی عزت و عصمت کے دشمن کے مقابلہ میں ایسی نامردی دکھاتا۔

اس سے آگے مسٹر گاندھی پر جن کو کل تک مہاتما اور دنیا کا ایک آدمی کہنے کے علاوہ ایک وقت میں بعض نادان اور بیوقوف آریوں نے پاکوں اور راست بازوں اور خدا کے پیاروں کے سردار اور سرتاج محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بڑھ کر کہہ دیا تھا۔ بلا اس کا نام لینے کے اسی کی ذات اور کام اور اس کے ترک موالات بغیر تشدد پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے کہ :-

"جب جھوٹے دیا بھاؤ نے بزدلوں کے غلط وچنا کے خیال نے اور برباد کر دینے والے مکارانہ ویراگ نے کشتریوں کے ہاتھ سے تلوار کو چھین لیا"

اسوقت کیا ہوا :-

"تاریخ بتلاتی ہے کہ اسوقت دس کروڑ ناستک بھارت دیش میں پھیل گئے تھے۔ اور ان سب ناستکوں کو ان کشتریوں نے جن کا نام جگیہ کے اثر سے پیدا ہونے کی وجہ سے اگنی کل راجپوت رکھا گیا تھا۔ اپنی تلوار کے زور سے تباہ کر دیا تھا۔ ایک اور بار ویدک راجہ (جس کے آریہ ابھی خواب دیکھ رہے ہیں) کو قائم کر کے وید براہمن اور دہرم کی عزت

لوگوں کے دلوں میں بٹھلا دی؟"

اس تیر کا نشانہ مسٹر گاندھی ہی ہیں۔ کیونکہ انھوں نے ہی ہندوستان کو اپنے مذہب کی فضیلت کے طور پر یہ تعلیم دی تھی کہ ترک موالات بلا تشدد ہونا چاہیئے۔ اور سختی کا مقابلہ سختی سے نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سختی کے مقابلہ میں حد سے زیادہ نرم ہو کر اسکی سختی کو برداشت کرنا چاہیئے۔ مگر آریہ صاحبان کو اب سوجھی ہے۔ کہ یہ تو ہمارے مذہب کے خلاف ہے اور جھوٹے دیا بھاؤ" اور بزدلوں والے مکارانہ ویراگ کا نتیجہ ہے اس لئے ابھی مسٹر گاندھی کو جیل گئے ہوئے ایک سال بھی نہیں گذرا۔ کہ یا تو آریہ صاحبان کی طرف سے ان کو آسمان پر چڑھایا جا رہا تھا۔ اس لئے کہ تمام ہندوؤں میں گاندھی کی جے کے جھنڈے لگائے جا رہے تھے۔ مگر جونہی کہ ہندوستان کا کرۂ ہوائی ان ہوائی صداؤں سے صاف ہوا۔ سب سے پہلے انہی آریوں نے مسٹر گاندھی کے طرز عمل کو مکارانہ اور بزدلانہ اور کذابانہ کہہ دیا۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے یا تو مسٹر گاندھی جن کی طرف ان کی شہرت کے باعث ہم جھوٹ منسوب کرنا پسند نہیں کرتے کہ انھوں نے اپنے ہندو مذہب کی طرف وہ بات منسوب کی۔ جو درحقیقت اس میں موجود نہ تھی۔ اور عیسائیت کی لفظی تعلیم یا یورپ کے بعض فلسفیوں کے ناقابل عمل فلسفہ کی زلہ ربائی کرتے ہوئے کہہ دیا کہ ہندو مذہب ترک موالات بغیر تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں اسوقت گاندھی جی کی شہرت زوروں پر تھی۔ اسلئے آریوں نے کہہ دیا کہ یہ تو عین سری سوامی دیانند کی مقدس تعلیم کا ایک جلوہ ہے۔ لیکن اب جبکہ مسٹر گاندھی کی شہرت کا آفتاب ناکامی اور نامرادی کی دلدل میں ڈوبتا نظر آنے لگا۔ اور بقیۃ المجلسین لیڈران نے ان کے پروگرام کے پرزوں کو بھی ہوا میں اڑا دیا۔ تو گرگٹ صفت آریوں نے جھٹ ایک پلٹا کھایا اور پوشیدہ لفظوں میں گاندھی کی ہتک کرنا شروع کر دی۔

یا پھر خود آریہ ہی جھوٹے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ضرور جھوٹے ہیں کہ پہلے تو انھوں نے ترک موالات بلا تشدد کو اپنا پرم دہرم بنایا۔ مگر اب اسی کو بزدلوں اور مکاروں کا کام بتاتے اور ہر وقت اپنے ارد گرد تلوار ہی کی جھنکار سننا چاہتے ہیں ؛

اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ درحقیقت وید میں "زمانہ کا رنگ" کھا سکنے والی کوئی تعلیم نہیں۔ اگر ہے تو صرف یہی کہ اے کشتریو! وید کے نہ ماننے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو۔ اور بس۔ کیا عجیب تماشہ ہے۔ جو قوم اسلام پر اس لئے معترض ہے کہ اسلام نے ایک وقت دشمن کے مظالم کو بڑھتے ہوئے پا کر اس کا سختی سے مقابلہ کرنے کی تعلیم اپنے وجود کے بقا کے لئے دی ہے۔ آج اس قوم کو بھی ضرورت پیش آئی ہے کہ وید کی ورق گردانی کر کے اپنی قوم کے سامنے مندرجہ ذیل حوالجات پیش کرتی ہے :-

"اے کشتریو! دشمنوں کو تباہ کرو۔ یہ دشٹ جن جہاں دوسروں کے سکھ کو دبا کر خود سکھی ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو وہاں سے دور بھگا دو۔ اور ہم لوگوں کو خوف و خطرہ سے آزاد کر دو"

(یجر وید۔ ادھیائے سات منتر ۳۷ کا آخری ٹکڑا)

"دشٹوں کو سزا دینے کے لئے ہتھیار رکھو"

(یجر وید ۸-۴۶)

پھر یجر وید ۱۰-۲۲ کے متعلق لکھا ہے کہ :-

"اس منتر میں صاف اپدیش ہے۔ کہ کشتریوں کے ہاتھ میں یجر ہونا چاہیئے تاکہ ملک میں ناستک نہ پھیل سکے"

پھر اتھرو وید کانڈ ۱۱۔ سوکت ۹۔ منتر ۳ یوں درج کیا ہے کہ :-

"شور بیر! کشتری! اٹھو کھڑے ہو جاؤ دونوں گرفتار کرنے اور باندھنے کے ہتھیاروں سے جنگ شروع کر دو۔ اور دشمنوں کی فوجوں کو باندھ لو"

اس کے علاوہ اتھرو وید ۱۱-۹ کی عبارت اس طرح صرف کی ہے :-

"جو بازو۔ جو بان۔ جو دھنش کے بہادرانہ کام ہیں۔ تلواروں۔ کلہاڑوں۔ جنگی ہتھیاروں کو جو کچھ دل کی امنگیں ہیں۔ ان سب کو اے بہادر کشتری! دشمن کے لئے دکھلا"

ان تمام حوالوں کا حل لفظ ناستک کی تشریح سے ہو جائیگا جو پنڈت دیانند جی مہاراج نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ

"جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی بے وقری کرے۔ اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے۔ وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے"

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۶

اس تشریح کو سامنے رکھکر معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ آریہ سماج کی آنکھوں میں تمام ہندوستان کے وہ باشندے جو وید کو ماننے والے نہیں کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ اور آریہ لوگوں کو ان کے وید مقدس کی آگیا ہے۔ کہ ہندوستان سے ان غیر مذاہب کے لوگوں کو نکال دینا چاہیئے۔ اور پھر یہ نہیں کہ دوستانہ طور پر محبت و آشتی سے جیسا کہ مسٹر گاندھی نے دبے لفظوں میں پہلے تو "ہجرت" کی آگ لگا دی پھر جب ملک میں شور پڑ گیا اور مذہب سے ناواقف جہلا ٹرینوں میں بھر کر سرحد پار ہو گئے۔ تو اسکو ناپسند کرنے لگے۔ بلکہ برخلاف اس کے ان کو نکالنے کے لئے تلوار اور دیگر ہتھیاروں سے بھی مدد لینا چاہیئے۔ یہ تجویز آریہ صاحبان کو کٹارپور اور شاہ آباد کے خونچکاں اور آتشیں واقعات کے بعد سوجھی ہے۔ جبکہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی تعصب میں اندھے ہو کر نہتے مسلمانوں کو آگ میں جلایا۔ اور تلوار کے گھاٹ اتارا اور ان کی مستورات پر شرمناک حملے کئے۔ گویا وہ پہلا قدم تھا۔ جس پر آریہ قوم ٹھہرنا نہیں چاہتی۔ اور آگے ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اور خواہشمند ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے بزور شمشیر خارج کر دینا چاہیئے یعنی اس طرح جس طرح مسٹر گاندھی نے ترک موالات بلا تشدد کی تجویز پیش کرنے سے پہلے کہا تھا۔ ہندو لوگ ذبیح البقر کو تلوار کے زور سے بند کر دیں گے۔ باوجود ہندوستان میں مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ ہونے اور کٹارپور اور شاہ آباد کے وحشیانہ افعال کے مرتکب ہونے کے قدیم آریوں کے طریق پر عمل کرتے ہوئے کہ "مارنا اور رونا" آریہ گزٹ اپنی کٹارپور اور شاہ آباد کی ہیرو قوم کو اس سے بھی زیادہ سخت جرم پر جسارت دلانے کے لئے آمادہ کرنے کے لئے لکھتا ہے۔

"کیا وید۔ برہمن اور گئو کی بے عزتی نہیں ہو رہی۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بعض جگہ ہندو قوم کی عورتیں لرزتی۔ کانپتی اور ڈرتی ہوئیں اپنی زندگیاں گذار رہی ہیں۔ وہ مارے خوف کے اکیلی گھر کی چوکھٹ سے باہر نکل نہیں سکتیں جس قوم کی دیویاں اس طرح کانپتی اور ڈرتی ہوئی قوم میں رہتی ہیں۔ وہ کبھی ایسے شوربیر بہادر بچے پیدا نہیں کر سکتیں۔ جو قوم اور دیش کو آزاد کر سکیں۔"

بے جا نہ ہوگا گر ہم مسلمانوں کو آریہ سماج کے ان ارادوں کی بنا پر ایک دفعہ پھر آگاہ کر دیں۔ کہ آپ ان آستین میں بیٹھنے والے چپکیلے بظاہر نرم خو آریوں کی محبت میں مت بھولے رہیئے۔ ہوشیار ہو جایئے کہ یہ قوم آپ کو دوست بنکر ظاہر میں دشمن ہونے سے زیادہ گزند پہنچا سکتی ہے۔ اگر زندہ رہنا ہے تو ان سے چوکس رہیئے۔ ورنہ یہ قوم آپ کو مٹانے میں اپنی سی کئے بغیر نہیں رہیگی۔ ع

مراد ما نصیحت بود کردیم

اصل بات تو یہ ہے کہ سیاسی غوغا میں مذہباً آریہ سماج مٹ گئی ہے۔ کہ اس کے سب پرزے اس رو میں بہ نکلے۔ اب تو اس نے سنبھالا لیا ہے کہ پھر سے اپنے وجود کو قائم کرے۔ مگر جس کو خدا چکھے اس کو کون رکھے۔

ماہ مارچ کا ریویو آف ریلجنز

مفصلہ ذیل مضامین کا علاوہ ضمیمہ [illegible] مولوی حافظ [illegible] ہے
۱۔ شبیہ مبارک مسیح موعودؑ ۲۔ ہدیہ احمدی بجواب جہاد [illegible] آریہ مسافر (۳) پنڈت لیکھرام کی نسبت پیشگوئی۔ (۴) دیوسماج اور ہم (۵) ہندوؤں کے چند فرقوں کے نام (۶) آغا خانیوں کے خلاف [illegible] (۷) سلطان القلم کی صداقت (۸) عیسائیوں کے جیسے مطالبات (۹) ضمیمہ مصنف کا حملہ آنحضرت صلعم پر۔

سات ہزار چھ سو روپیہ انعام
"آریہ مسافر دہلی حاصل کرے"

آریہ مسافر دہلی کی توسیع اشاعت کے لئے تازہ پرچہ میں ایک مضمون لکھنوی ماسٹر جگدمبا پرشاد صاحب کا نکلا ہے۔ مگر اس کی توسیع اشاعت کے لئے جس قدر صورتیں ماسٹر صاحب موصوف نے تحریر فرمائی ہیں۔ وہ بہت ہی محنت طلب اور موجب دردسری ہیں۔ چونکہ ہم بھی مسافر کے خریدار اور اس کی ترقی کے خواہاں ہیں اس لئے ایک تجویز جو نہایت معقول اور سہل بلکہ کافی سے زیادہ نفع بخش ہے۔ پیش کرتے ہیں۔ اگر ہمارے ایڈیٹر صاحب یا ماسٹر صاحب نے اس طرف توجہ کی تو آریہ مسافر کے لئے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا نہ پڑیگا۔

قبل اس کے کہ ہم وہ تجویز پیش کریں پہلے اپنے ہم مذہب احباب کے اس وسوسہ کو دور کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو ان کے دلوں میں ہمارا مضمون پڑھ کر پیدا ہوگا۔ یعنی یہ کہ

"ایک مسلمان اور مخالف اسلام آریہ پرچہ کی توسیع اشاعت کے لئے بیقرار"

مگر ہم انہیں دو حرفی جواب دینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ ان کی تسلی ہو جائیگی۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری جماعت (احمدیہ) ابھی غربت کی حالت میں ہے ابھی اسمیں اتنی شکتی اور طاقت نہیں کہ اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی صداقت کے لئے جو نشان ظہور میں آئے وہ ملک کے ہر ایک انسان کے سامنے پیش کر سکے۔ اس لئے فی الحال اس قسم کی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہیں۔ جس سے ہمارا مشن بھی پورا ہو جائے۔ اور روپیہ بھی کم خرچ ہو۔

دیکھئے حضرت اقدس کا وہ نشان کس قدر عظیم الشان ہے۔ جو ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ظہور پذیر ہوا۔ کیا یہ نشان ایسا نہیں کہ ہم ہندوؤں کے سامنے صداقت اسلام

منوانے کے لئے پیش کریں۔

مگر ہم پیش کیسے کریں۔ ہمارے پاس ابھی مکمل ذرائع نہیں ہیں۔ اس لئے اگر ہندو یا آریہ سماجی خود ہی اس نشان کی شہرت (خواہ کسی ہی رنگ میں کیوں نہ ہو) کردیں تو ہمارا کام ہلکا ہوگا یا نہیں۔

اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں۔ کہ آریہ مسافر جو محض پنڈت لیکھرام کشتۂ اعجاز مسیحائی کی یادگار کے طور پر جاری ہوا ہے۔ خوب ہی ترقی کرے ہمارا یقین ہے کہ اس کی جس قدر بھی زیادہ اشاعت ہوگی اُسی قدر کرشن علیہ السلام کے مشن کو فروغ ہوگا۔ جب لوگ آریہ مسافر کے سرورق پر پڑھیںگے۔ "بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر" تو انہیں اس طرف توجہ ہوگی۔ اور تحقیق کریں گے کہ لیکھرام کون تھا اور کس طرح مقتول ہوا۔ جب انہیں علم ہوگا کہ قادیان ملک پنجاب میں ایک مرسل ربانی کی دعا اور الہام سے اس کی یہ حالت ہوئی تو انہیں پتہ لگیگا اس اعلیٰ شخصیت کا اور پھر دریافت کرینگے مزید حالات اور پڑھیںگے ہماری کتابیں۔ اور ممکن نہیں کہ پڑھیں وہ ہمارا لٹریچر اور نہ ہو اثر ان پر۔ پس یہ وجہ ہے ہماری طرف سے مسافر کی توسیع اشاعت کے لئے معقول تجویز پیش کرنے کی۔ تاکہ اس کی ترقی ہو۔ اور صداقت کا بول بالا ہو۔

پس ہم محترم ایڈیٹر صاحب کو براہمن سروسو" جلد ۱۵ نمبر ۱۲ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو اٹاوہ (یو-پی) سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے صفحہ ۲۳ تا ۵۵ پر بایں سرخی

سات ہزار چھ سو روپیہ انعام بھارت ورش کے آریہ سماجیوں کو زبردست چیلنج شائع ہوا ہے۔ اس چیلنج کا مشتہر ہمارے ماسٹر صاحب لکھنوی ہی کا ہم نام ہے اگر کرم ایڈیٹر صاحب مسافر اس چیلنج کو قبول کریں (جو ان کی علمیت و قابلیت کے سامنے کچھ بھی چیز نہیں) تو انہیں مسافر" کے لئے سات ہزار چھ سو روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ گھر بیٹھے بٹھائے عزت کیساتھ مل سکتا ہے۔ ہماری دانست میں اگر ایڈیٹر صاحب ہماری طرح مسافر کی اشاعت کے دل سے خواہاں ہیں تو وہ اس چیلنج کو ضرور ہی قبول کریں۔

اور اگر ان کے پاس براہمن سروسو کا یہ پرچہ نہ ہو جس میں چیلنج شائع ہوا ہے۔ تو ہم ذیل میں اس کا اردو میں ترجمہ کرکے شائع کئے دیتے ہیں۔

خدا کرے کہ ایڈیٹر صاحب کو اس طرف توجہ ہو اور مسافر کا فنڈ قابل رشک مضبوطی حاصل کرے۔

اب ذیل میں ہم وہ چیلنج نقل کرتے ہیں۔

"ہم برابر دیکھتے ہیں کہ کئی ایک آریہ سماجی سوامی دیانند سرسوتی کے ستیارتھ پرکاش کو وید واکیہ سمجھ کر ہمارے سناتن دھرم پر جھوٹے اور بے سروپا اتہام لگایا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے واجب التعظیم سناتنی علماء نے آریہ سماج کے عالموں کو چیلنج دیا۔ اور ثابت کردکھایا کہ جو جو اتہام ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند میں ہماری مقدس کتب پر لگائے ہیں۔ وہ تمام جھوٹ اور از سرتاپا غلط ہیں۔ اس سے قبل عوام کو اس بات کا یقین نہ تھا۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں اس طور کی جھوٹی اور مِتھیا باتیں لکھ کر پیروان سناتن دھرم کو بہکایا گیا ہوگا۔ لیکن اب اس کا بھید (راز) کھول دیا گیا ہے۔ اس لئے چھہتر صد روپیہ انعام رکھ کر ملک کے سناتنی علماء نے آریہ سماجیوں سے سوال کئے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کے ممبروں پر اب فرض ہے کہ وہ سناتن دھرم کے پنڈتوں کو معقول جواب دیکر شکست دیں۔ اور مقررہ و مشتہرہ انعام حاصل کریں۔ یا بہکے ہوئے گروہ سے معافی منگوا کر اطمینان دلائیں۔ اور اپنی کتابوں سے جھوٹ اور بے بنیاد حصص نکالڈالیں۔ اور پلیٹ فارم پر آپس میں کبھی بھی رنجش پھیلانے اور ہمارے برادران مذہب کو ورغلانے والے لیکچر نہ دیں۔ اگر آریہ سماجیوں نے متذکرہ بالا باتوں میں سے ایک پر عمل نہ کیا تو پبلک سمجھ لیگی۔ کہ سناتن دھرم پر لگائے ہوئے اتہام محض غلط اور جھوٹ ہیں۔ اور آئندہ کے لئے کسی امر کے متعلق فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

پہلا انعام پانچہزار روپیہ

شری بھارت دھرم مہامنڈل کے مہا اُپدیشک ودّیا بھوشن شری پت پنڈت نند کشور جی شکل نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی آریہ سماجی وید سے زندہ بزرگوں کا شرادھ (فاتحہ خوانی وغیرہ) ہونا ہی دھرم ہے۔ ایسا دکھلادے تو ہم پانچہزار روپیہ انعام دیں گے۔

انعام کی شرائط ودّیا بھوشن پنڈت نند کشور جی شکل موضع ٹیڑا ضلع اناؤ کو لکھ کر دریافت کیجا سکتی ہیں۔

دوسرا انعام دو ہزار روپیہ

پنڈت برہم دیو صاحب اٹاوی نے جو کتاب ودوا وِواہ کے متعلق لکھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ ودوا وِواہ کے برابر ملک کو قعر ذلت میں ڈالنے والا اور کوئی بھی گناہ نہیں۔ اگر کسی ودوا وِواہ (نکاح بیوگان) کے ٹھیکیدار (یہاں صرف آریہ سماجی مراد ہیں۔ مترجم) میں یہ ہمت ہو کہ وید وغیرہ شاستروں میں اس بُری رسم کا ذکر ہے۔ تو وہ سامنے آئے۔ اور ہمارے دلائل کو غلط ثابت کرنے پر دو ہزار روپیہ انعام لے زر نقد شرائط مناظرہ کے طے پا جانے پر کسی قابل اور لائق آدمی کے پاس جمع کردیا جائیگا۔ مزید دریافت کرنا ہو تو پنڈت جی کو بمقام اٹاوہ لکھ کر دریافت کرسکتے ہیں۔

تیسرا انعام تین صد روپیہ

پنڈت رام چندر شرما گوجرانوالہ بذریعہ نوٹس اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دس سوالوں پر جو طبع آزمائی کے لئے آمادہ ہو۔ وہ شاسترارتھ (مباحثہ) کرکے ہمارے سوالوں کا جواب دے اور تین صد روپیہ انعام پائے۔ اس بارہ میں دریافت طلب امور پنڈت جی کے نوٹس پڑھنے سے معلوم ہوں گے (یا اگر نوٹس نہ مل سکے) تو براہ راست پنڈت صاحب سے دریافت کئے جائیں۔

چوتھا انعام دو صد روپیہ

ودیا وارِدھی پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مہا اُپدیشک جی نے "دیانند سرسوتی کی آپتّا" نامی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں جو اقوال (جن کا ذکر "دیانند سرسوتی آپتّا" میں موجود ہے۔ شریمد بھاگوت کے نام پر درج کئے گئے ہیں۔ وہ شریمد بھاگوت (پران)

میں قطعاً نہیں ہیں۔ سوامی جی (بانئی آریہ سماج) نے جھوٹ لکھا ہے۔ اگر آریہ سماج کا کوئی بھی ممبر وہ دونوں واکیہ (قول) "شریمد بھاگوت" میں دکھلا دے تو دونوں حوالوں کیلئے ایک ایک سو روپیہ (کل دو صد روپیہ) انعام دیں گے۔ اس کے لئے جسقدر شرائط ضروری ہیں۔ وہ پنڈت جی سے مراد آباد لکھ کر طے کر سکتا ہے (افسوس کہ یہ سجن پرش آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ہماری ناقص رائے میں اگر کوئی سماجی اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو تو پنڈت صاحب کے شاگرد یا پس ماندگان اس کو انعام دیں گے)

پانچواں انعام یکصد روپیہ

شریمان پنڈت کالو رام جی شاستری اپنی "پران کلنک بھاس مارجن" نامی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آریہ سماجی ویدوں سے کلنک کٹھا کر پرانوں میں دکھا دے تو ہم اسے سو روپیہ انعام دیں گے۔ شرائط خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

نوٹ:۔ اگر آریہ مسافر کا ایڈیٹر اس انعام کو حاصل کرنے کے لئے تیار ہو تو ہم بھی پانچ روپیہ اپنی طرف سے دیں گے۔

چھٹا انعام پانچ روپیہ سالانہ

شریمان کرتا کرشن دیویدی۔ رکاب گنج لکھنؤ آریہ سماج کو بذریعہ چیلنج مطلع کرتے ہیں۔ کہ جو بھی آریہ سماجی مذکورہ بالا انعامات کو حاصل کریگا ہم اس کے جیون حیات پانچ روپیہ سالانہ بطور انعام دیتے رہیں گے۔ (لکھنؤ کے آریہ سماجیوں میں سے کوئی لائق سماجی اس سالانہ انعام کیلئے ضرور کوشش کرے۔ مترجم)

من مانا ساتواں انعام

ہو ہدیشک شریمان پنڈت جگدمبا پرشاد مصر شری کمار سناتن دھرم سبھا کانپور بذریعہ نوٹس اعلان کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سات شروط کو جو بھی آریہ سماجی ثابت کردے ہم اس کے شاگرد ہو جائینگے۔ اور من مانی نذر بھی بھینٹ کریں گے۔

۱۔ کیا وید میں کوئی مرتک شرادھ (مردوں کا شرادھ) نہیں ہے۔ اور "اگنش داتا" کا ارتھ (معنی) اگنی کا رہیہ ہوشیار ثابت کر سکتا ہے۔

۲۔ وید میں اوتار نہیں یہ ثابت کر سکتا ہے۔

۳۔ کیا کوئی وِدوان (عالم) ویدوں میں سے بت پرستی کی تردید میں پرمان (حوالہ) دے سکتا ہے۔

۴۔ "سد ہستھے" پد ایک ہی جگہ شیا (بستر ہیچ) ہے

۵۔ ایسے جھوٹے معنے کی تائید میں کسی کوش (لغت) (اور) ویاکرن (گرامر۔ صرف نحو) کا حوالہ دے سکتا ہے۔

۶۔ نارد جی ایک ہی جنم میں لونڈی کے بیٹے منی ہو گئے یا والمیک چانڈال تھے۔ پھر براہمن ہو گئے۔ (اس کا معقول ثبوت پیش کر سکتا ہے۔)

۷۔ (شری سوامی) دیانند (جی) کی ذات کیا تھی (اور) کس کے بیٹے تھے (کوئی) ٹھیک ٹھیک پتہ بتلا سکتا ہے۔ ایشور غیر مجسم ہے۔ مجسم نہیں ایسا (ویدوں سے مترجم) ثابت کر سکتا ہے۔

از ہو ہدیشک۔ شریمان پنڈت جگدمبا پرساد مصر ہیتشی سنر کھشک سناتن دھرم سبھا کانپور

اگر اس اعلان کے مشتہر کا ہمنام آریہ مسافر کا نامہ نگار لکھنوی آریہ سماجی بھائی اس طرف توجہ کرے۔ تو بہت ہی خوب ہو۔ کیونکہ وہی آریہ مسافر کی ترقی اشاعت یا فنڈ کی مضبوطی کے لئے اپیل کرنے والے ہیں۔ اگر انہیں اطمینان ہو جائے کہ ہم ان سوالوں کا جواب دے سکتے ہیں تو انہیں یہ گرانقدر رقم نہیں چھوڑنی چاہئیے۔ اس رقم کے مل جانے سے ہمارا آریہ مسافر بہت کچھ سنبھل سکتا ہے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ۔ ....

ہم نے آریہ مسافر کے خریدار ہونے کی حیثیت سے اس کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زرنقد حاصل کرنے کی سنجیدہ ترکیب بتلا دی اب اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا یہ ایڈیٹر صاحب کا کام ہے۔ یا ان کے دست۔ بازو جگدمبا پرشاد صاحب لکھنوی نامہ نگار کا۔

ہم اپنا فرض دوستو بس کر چکے ادا

خاکسار:۔ فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

آریہ سماج سے سوالات

آریہ مسافر دہلی جواب دے

نمبر ۳

۱۔ اگر تناسخ واقعی ہے۔ تو گوشت خوری ثواب ہے کیونکہ جو انسان ایک فلک آزردہ کی مصیبت پر رحم کھاتا ہوا اس کو قید سے آزاد کرتا ہے۔ وہ ضرور مستحق اجر ہے۔ ورنہ کوئی معقول دلیل دو۔؟

۲۔ اگر فی الواقعہ یہ مختلف اجساد ان ارواح کے لئے قید خانے اور سزا گھر ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ روزانہ گوشت خور ہزاروں قیدیوں کو رہا کر دیتے ہیں۔ اور برخلاف مرضی پرمیشر ان کی قید قطع کر دیتے ہیں۔ کیا ایشور جی اپنے قیدیوں کو روکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔

۳۔ اگر آواگون سچ ہے۔ تو ایشور انیاکاری (ظالم) ہے جو قصور نہیں بتاتا۔ گویا ڈرتا ہے۔ کہ نیک بن کر کہیں میری حکومت سے ہی نہ نکل جاویں۔ حالانکہ ہر شریف اور دانا اپنے مجرم کو اس کے جرم سے آگاہ کر دیتا ہے تا آئندہ کے لئے نصیحت ہو۔

۴۔ اگر دنیا کے قالب انسان کی سزا کے لئے ہی ہیں۔ تو جو گدھا ہر طرح خاطر د[illegible] سے رکھا جاتا ہے۔ اور اسے تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کہ میں سزا میں ہوں۔ اسے کیا سزا ملی ہے۔

۵۔ جس وقت ایشور نے روح و مادہ کو باہمی متصل کیا۔ تو کیا اس کو انسان بنایا۔ یا غیر انسان۔ بہرحال جو بھی بنایا۔ اگر وہ اعمال کیوجہ سے تھا۔ تو کب کے؟ اگر اعمال کیوجہ سے نہیں تو تناسخ باطل۔

۶۔ انسان کی پیدائش سے پہلے اس کے مکان۔ رہائش۔ سانس اور غذا کے سامان موجود ہونا از حد ضروری ہے۔ اگر تناسخ درست ہے۔ تو یہ اشیا کن اور کس کے اعمال کے بدلے پیدا ہوگئیں۔

۷۔ تناسخ کو مان کر عابد اور معبود اور ساجد اور مسجود میں کوئی رابطہ محبت پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر روح جانتی ہے۔ کہ میں جو سکھ اور دکھ کو پراپت (حاصل) کرتی ہوں۔ یہ محض میرے اعمال کے باعث ہے۔ پرمیشر جزا دینے میں مثل ایک بے حس مشین کے ہو۔

۸- اگر تناسخ درست ہے۔ تو پرمیشر کو بہت ہی بد اخلاق ماننا پڑیگا۔ کیونکہ وہ کبھی اپنے مجرم کا گناہ معاف نہیں کرتا۔ گو وہ توبہ کر کر مر بھی جاوے۔ حالانکہ ایک شریف انسان اپنے قصوروار کو ایک حد تک معاف کر دیتا ہے۔ گویا آریوں کا ایشور نہایت ہی تنگ دل اور کمزور ہے۔

۹- اگر تناسخ درست ہے۔ تو وید بالکل ناقص کتاب ہے کیونکہ دنیا میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے ہیں۔ جو کہ بقول آریہ سماج انسانی ارواح ہی ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وید میں وہ سب گناہ بتلائے گئے ہیں۔ جن کے باعث اشرف المخلوقات ان گندہ جونوں میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو وید بالکل ناقص بلکہ انقص ہے۔

۱۰- اگر تناسخ صحیح ہے تو اس شرمناک صورت کا کیا علاج کہ آج جو ایک آریہ کی ماں مر گئی ہے کل وہ کسی کے گھر جنم لے کر اسی کی بیوی بہن بن جاتی ہے کوئی یقینی ثبوت ہونا چاہئیے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

۱۱- اگر تناسخ درست ہے۔ تو سوشل تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ جو کسی آریہ کا گھوڑا ہو۔ وہ اسی کا باپ ہو۔ اور گائے اس کی بہن ہو۔ دنیاوی امور کیونکر چل سکتے ہیں۔

۱۲- تناسخ اس لئے بھی باطل ہے۔ کہ اگر یہ اواگون چکر درست ہوتا۔ تو چاہئے تھا کہ بر و بحر کے کیڑے مکوڑے جس قدر بے حساب ہیں۔ کم سے کم ان کیلئے اسقدر زمینیں بھی موجود ہوتیں یا پھر پرمیشور کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔ کہ ان کو انسان بنادے۔ ہر صورت یہ مسئلہ مورد الزام ہے۔

۱۳- اگر تناسخ درست ہے۔ تو مکتی محال ہے۔ کیونکہ گناہ سے بچنے کا انحصار وید کے اوامر و نواہی جاننے پر ہے۔ اور وہ بقول دیانند جی ۶۰ یا ۸۰ سال میں حاصل ہو سکتا ہے۔ تو اس سے پہلے جس قدر گناہ کرتا ہے ان کے خمیازہ میں متعدد جونوں میں جانا پڑیگا۔ اور پھر بالآخر صاف ہو کر انسان کی زندگی میں ڈالا جائیگا۔ تاکہ نجات کے لائق بنے۔ لیکن پھر وہی صورت پیش آئیگی۔ اسی طرح دور تسلسل چلتا رہیگا۔ اور مکتی ایک امید غیر حاصل ہے۔

۱۴- اگر دنیا کے جنم اعمال کا ہی بدلہ ہیں۔ تو جو بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے یا چند منٹ زندہ رہکر چلتا بنتا ہے۔ وہ کیا بدلہ پاتا ہے۔

۱۵- اگر واقعی تناسخ ہوتا۔ تو جب یہ روح چیتن ہے۔ اور کئی قالبوں میں چکر لگا کر آئی ہے۔ تو کیوں اس کو اپنی زندگی کے حالات معلوم نہیں ہوتے۔

۱۶- اگر اختلاف مدارج موجب تناسخ ہے۔ تو بتایا جاوے کہ پرمیشر وجود۔ پرکرتی میں جو اختلاف ہر ملک کا ہے وہ کن اعمال کیوجہ سے ہے۔ اور پھر جو افریقہ کے حبشیوں اور ولایت کے انگریزوں میں رنگ و طاقت و عقل کا فرق ہے۔ وہ کن اعمال کے باعث۔ اور پھر بعض ممالک کے نباتات اعلیٰ اور بعض کے ادنیٰ ہوتے ہیں۔ مثلاً کابلی چنے اعلیٰ اور ہندوستانی چنے ادنیٰ۔ کیا یہ ان لوگوں کے اختلاف جرائم کا باعث ہے یا آب و ہوا کا۔ اگر گناہوں کا سبب ہے تو جب مغل ہندوستان پر حکمران تھے۔ تو کیوں وہاں جیسی اشیاء اس ملک میں پیدا نہ ہوتی تھیں۔

۱۷- اگر مال و دولت و حکومت وغیرہ اعمال کے باعث ہے۔ اور پرمیشر کے حکم سے ہے۔ تو کیا آریہ سماج انگریزوں کے برخلاف ایجی ٹیشن کرنے سے باز آئیگی۔ اور پرمیشر کے حکم کو بسر و چشم قبول کریگی۔

خاکسار: اللہ دتا جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

صداقت قرآن

تازہ معلومات

یہاں لندن میں قریباً عرصہ ۲ ماہ یا کچھ کم و زیادہ سے ایک مضمون ڈیلی ایکس پریس اخبار کے اندر شائع ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کی دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا باعث اور غیر مسلمانوں کے لئے اسلام کے من جانب اللہ ہونے اور اس کی سچائی کا ثبوت ہے۔ وہ یہ ہے کہ لندن کے ایک شخص نامی لارڈ کنارون نے مصر کی سرزمین میں ایک قطعہ زمین مول لیکر اسے آباد کرنا چاہا تھا۔ جب اس نے اس زمین کو کھدوانا شروع کیا تو وہاں سے چند تابوت اور شاہی پوشاک اور سامان دستیاب ہوا جو قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھا گیا۔ ان اشیاء کے دستیاب ہونے کی روز بروز اور زیادہ کوشش کی جاتی رہی۔ تا معلومات کو اور وسعت دی جائے۔ چنانچہ سعی بلیغ سے روز بروز معلومات میں ترقی ہو رہی ہے۔ لارڈ کنارون اور اس کے کارکنوں نے دو تابوت پائے جن میں ایک عورت کا تابوت ہے اس زنانہ تابوت کے حسن کی از حد تعریف لکھی ہے۔ خاصکر مسکراہٹ کے انداز کی تعریف غرضکہ لارڈ مذکور نے اس زنانہ تابوت کو اپنے مقام سے اٹھا لیا۔ ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء کو جس کے اٹھانے سے یہ معلوم ہو کہ زنانہ تابوت فرعون ٹوٹنگ ہامن کی بیوی کا ہے جسکو ۳۰ سو برس کا عرصہ ہوا۔ مگر دوسرا تابوت جب لوگ اٹھانے جاتے ہیں۔ جونہی تابوت کو ہاتھ لگاتے ہیں ہوا اس قدر زور کی آتی ہے کہ الکٹر وغیرہ تمام گل ہو جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو مجبوراً وہاں سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ اور اخبار مذکور میں یہ بھی لکھا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا دونوں تابوت عاشق معشوق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے جدائی ناگوار ہونے کی وجہ سے فرعون کی روح بے تابانہ ہوا بیٹ کرتی ہے۔ (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرعون مذکورہ قرآنی دستیاب ہو چکا ہے۔)

دیگر موسیٰ علیہ السلام کے اس معجزہ کا ذکر بھی لکھا ہے۔ جس کے ذریعہ مصری پھوڑوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ چونکہ وہ تابوت اسی زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بوجہ نکالنے تابوتوں کے مصر اور انگلینڈ میں اسی قسم کی طاعون کا خوف بیان کرتے ہیں۔ بذریعہ جرمز کے غرض مذکورہ بالا ساری تحریر کا ماحصل قرآن شریف کی آیت الیوم ننجیک ببدنک کی تصدیق ہے۔ جو ان تابوتوں کے دستیاب ہونے سے ۱۳۰۰ سال پہلے خدا کے فرستادہ محمد رسول اللہ صلعم نے خدا سے خبر پاکر بتلادی تھی۔

دیگر ان تابوتوں کے دستیاب ہونے اور معلومات تاریخ میں اضافہ ہونے سے عیسائیت میں بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ جس کے مشورے ہو رہے ہیں۔ یعنی عیسائیت میں ترمیم سو کیا ہی اچھا ہو اگر بجائے ترمیم عیسائیت عیسائی اسلام کی پیروی قبول کرکے روزمرہ کی ترمیم سے نجات اور آخروی نجات حاصل کریں۔ آمین

نہ صرف عیسائی بلکہ ہر قوم اور ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی گردن کو خم کرکے اور اپنے سر کو آستانہ وحدت پر رکھدے۔ جو محمد رسول اللہ کے ذریعہ عطا ہوا ہے۔ آمین ثم آمین

خاکسار صوفی مبارک علی

توسیع اشاعت الفضل احباب کرام! الفضل کی اشاعت عرصہ سے ایک تعداد پر رکی ہوئی ہے۔ آپ صاحبان کی توجہ کی ضرورت ہے۔

مینجر الفضل

کیا وید منزہ عن الخطا ہیں؟

آریہ مسافر دہلی کے ہر پرچہ میں ویدوں کے متعلق عموماً یہی دعوےٰ کیا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ یہ علم و سائنس اور دیگر تمام سچے علوم کے مطابق ہیں۔ بلکہ تمام علوم نکلے ہی ویدوں سے ہیں۔ جیسا کہ نمبر ۸ و ۹ میں بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ :۔

"وید میں چونکہ تمام سچے علوم اور سدھانت (اصول) ہیں۔ جو تینوں زمانوں میں تمام جہان سے یکساں تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔"

اس کے علاوہ یہیں بھی ایڈیٹر مسافر نے لکھا ہے کہ :۔

"آریہ سماج ۴ مول وید یعنی سنگہتا بھاگ کو سوتہ پرمان اور نربھرانت مانتا ہے۔ اس کے متعلق مرزائیوں کو جو اختلاف ہو۔ اور جس غلطی کا اس بیان میں معقولیت سے یقین رکھتے ہوں اُسے مدنظر رکھ کر ہم سے بحث کر سکتے ہیں۔"

بایں خیال کہ آریہ مسافر کا ایڈیٹر اپنے زعم باطل میں سرشار نہ رہے۔ اسلئے ہم بطور نمونہ ذیل میں بتلاتے ہیں کہ مسافر کا ویدوں کو نربھرانت یا منزہ عن الخطاء کہنا اور ماننا خاص وید کی رُو سے کہاں تک صحیح اور راست ہے۔

دیکھئے یجروید ادھیائے ۲۱ کا ۴۳ منتر۔ جو یہ ہے :۔

"ہوتا یکشد وِشنو چھاگستیہ ہوِش آتام ادیہ مدہ بہیو میدا دُبھرتم ایتادی۔"

اس منتر کا جو ترجمہ بانی آریہ سماج نے کیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو :۔

"اے دینے والے جیسے لینے والا۔ پڑھانے اور اُپدیش کرنے والوں کا سنگ کرے۔ اور ویسے آج بکرا وغیرہ جانوروں کے بیچ سے یعنی لائق چیز کا چکنا حصہ یعنی گھی دودھ وغیرہ نکالا ہوا لیویں الخ"

(دیانند یجروید بھاش جلد دوم صفحہ ۷۹۸)

ہم نے تو آج تک یہی دیکھا اور سُنا کہ دودھ وغیرہ بکریاں دیتی ہیں۔ اور ہمارے ناظرین کا علم و مشاہدہ بھی اسی بات کا شاہد ہے۔

لیکن وید بھگوان فرماتے ہیں کہ بکرے بھی دودھ دیا کرتے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ فرمایا کہ بکرا وغیرہ کا دودھ گھی لینا چاہیئے۔

یعنی وغیرہ میں اُونٹ۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ شیر۔ ریچھ۔ گدھا بھینسا۔ گیدڑ وغیرہ سب آگئے۔

دُنیا کا مشاہدہ ہے کہ مادہ جانور دودھ دیتی ہیں۔ مگر وید ہاں ہاں وہ وید جس میں سچے علوم ہونے کا مسافر دہلی کو بڑا ناز ہے۔ وہ کہتا ہے۔

"نر جانوروں سے بھی نکلا ہوا دودھ۔ گھی حاصل کرنا چاہیئے"

کیا خوب! واقعی سچے علوم جو تینوں زمانوں میں یکساں ہیں وہ ویدوں میں ہی موجود ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ وید بھگوان جو ہُوا۔

پیارے مسافر! اس منتر کو دیکھ کر اور ساتھ ہی اپنے دعوےٰ کی طرف نظر کر۔ کیا تیرا یہ دعوےٰ وید کی رُو سے صحیح ہے؟

اپنے ایمان سے بتلا کیا وید کا محولہ بالا منتر تیرے اس بے جا اور بے سند دعوے کو پاش پاش نہیں کرتا؟ کیا تم نے سنا یا دیکھا ہے کہ بکرے بھی دودھ دیا کرتے ہیں؟ کیا اگر بکرے دودھ دیتے ہوئے تم نے دیکھے ہیں۔ تو ان کا کہیں بھی پتہ بتلا سکتے ہو؟ مگر منتر! یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے۔

ہاں اب بتلا! کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ وید منزہ عن الخطاء ہیں۔ اس منتر کے سامنے ایک سیکنڈ بھی قائم رہ سکتا ہے؟ بس یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا جاتا ہے۔

باقی پھر کبھی لکھینگے۔ یا زندہ صحبت باقی

فضل حسین احمدی مہاجر۔ قادیان

آریوں کی تردید میں مضامین کا ذخیرہ

مسیح موعودؑ کو ابوحنیفہ کا مقلد کہنا کفر ہے!

ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جلسہ سالانہ پر کس زور سے اعلان کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے میں حنفی المذہب ہوں۔ اس بناء پر ہم سے سوال کیا۔ کہ امام ابوحنیفہ کا پیرو اور پھر نبی۔ میں نے حوالہ پوچھا۔ تو حقیقت الحال ظاہر ہوگئی۔ میرے دیرینہ کرم فرما دوست محمد صاحب میدان میں آئے ہیں۔ اور یہ رجز زبان پر لائے ہیں :۔

"کسی شریف و نجیب انسان کا اس (راکس) کے ساتھ مخاطب ہونا اپنے دامن شرافت کو آلودہ کرنا ہے۔ ایسے شخص کو منہ لگانا میں پسند نہیں کرتا۔"

میں تو جو کچھ ہوں سو ہوں۔ لیکن پیغام والوں نے آپ کو کیا سمجھا۔ جو آپ کو مخاطبہ کے لئے آگے کر دیا۔ ذرا غور فرمائیے کیونکہ کسی شریف انسان کو تو مجھ سے مخاطب نہیں ہونا چاہیئے مجھے منہ لگانا پسند نہیں۔ نہ سہی۔ اپنے لب گویا سے دوسروں کو فیض دیجئے۔ میں جواب تلخ سے زہر بدہ پڑھ لوں گا۔ خیر یہ تو ہوا۔ اب ناظرین الفضل حوالے کے منتظر ہونگے۔ سو ان مذبوحی حرکات کو دیکھ لیجئے۔

(۱) فرماتے ہیں۔ مولانا نورالدین نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب حنفی المذہب تھے۔ مولانا خلیفہ اوّلؓ نے تو اور بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ کیا وہ مان لیا۔ یا اس کی کچھ وقعت آپ کے دل میں ہے۔ دوئم۔ جب حضرت مسیح موعود نے خود مولانا سے کہا۔ کہ لدھیانہ رشتہ و ناطہ کے وقت لکھ دو۔ میں حنفی المذہب ہوں۔ تو کیوں تامل کیا تھا۔ جب تک یہ تشریح نہ سن لی کہ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ جیسے امام ابوحنیفہ استخراج مسائل قرآن مجید سے کرتے۔ ایسے ہی ہم بھی۔ اس سے امام ابوحنیفہ کا مقلد ہونا تو لازم نہیں آتا۔ سوم اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا تھا :۔

"مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں حنفی المذہب ہوں۔" دکھاؤ کہاں لکھا ہے؟ اور پھر حنفی المذہب ہونے کے یہ معنے

کہ "امام ابوحنیفہ کے پیرو" اور مقلد۔

میں حیران ہوں۔ ایک امر ناحق پر آپ کیوں اڑ رہے ہیں نہ مولوی محمد علی نہ مکینان پیغام بلڈنگس میں سے کوئی اور قابل ذکر ممبر ابوحنیفہ کا مقلد کہلاتا ہے۔ بلکہ وہ تو حضرت مسیح موعود کے بارے میں بھی کہتے ہیں۔ کہ وہی بات مانینگے جو ہمارے سمجھے ہوئے قرآن و حدیث کے مطابق ہوگی اپنے لئے تو یہ مسلک اور مرشد و رہنما کے لئے امام ابوحنیفہ کی تقلید اور پیروی۔ شرم!

باقی دو تین حوالے حضرت مسیح موعود کے ہیں۔ اگرچہ لاہور میں بے شرم حضرت مسیح موعود کا الہام بالکل سچ ہے۔ لیکن تاہم میں آپ کو ایسا گیا گذرا نہیں سمجھتا کہ ان حوالوں سے کوئی بھی آپ کا مدعا ثابت کرنیوالا ہو۔ چنانچہ آپ نے خود اس کو بخوبی محسوس کیا ہے۔

پہلا حوالہ ازالہ اوہام } امام اعظم اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل اور اعلیٰ تھے۔ آمنا۔ اس سے یہ کیونکر لازم آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود امام ابوحنیفہ کے پیرو تھے۔ اور خود حنفی المذہب تھے۔ کیا کوئی صحیح الحواس شخص اس عبارت کی بناء پر یہ کہہ سکتا ہے؟

دوسرا حوالہ :- مباحثہ لدھیانہ - امام اعظم کی آنیوالے مسیح کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔ اچھا تو پھر کیا ثابت ہوا۔ کیا یہ کہ حضرت مسیح موعود امام اعظم کے پیرو تھے بے شرمی کی حد ہوگئی یہ فقرہ نقل کر کے لکھا ہے۔ کیا اب بھی آپ کے حنفی المذہب ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ میرے دوست یہ کیا بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ خدارا ہوش میں آؤ۔ کیا نقل کیا۔ اور کیا نتیجہ نکالا۔ حضرت نبی کریم بھی استخراج مسائل قرآن مجید سے فرماتے تھے۔ تمہارے منطق کے مطابق حضور علیہ السلام بھی امام ابوحنیفہ کے پیرو ہوئے لاحول ولا قوۃ۔

تیسرا حوالہ :- جس طرح سارے اہل اسلام احکام بینہ قرآن کریم و احادیث صحیحہ و قیاسات مسلمہ مجتہدین کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی مانتا ہوں:-

آپ فرماتے ہیں:- "چلو حنفی المذہب نہ سہی۔ کیا مجتہدین کے قیاسات کی پیروی کرنے والا نہیں ہو سکتا ہے"

ماشاء اللہ کس البیلے پن سے فرماتے ہیں۔ چلو حنفی المذہب نہ سہی۔ کیوں صاحب یہ کیا ہوا۔ ابھی ابھی تو آپ فرما رہے تھے۔ کیا آپ کے حنفی المذہب ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔ اب ایک حوالہ دے کر لکھتے ہیں۔ چلو حنفی المذہب نہ سہی۔ گویا یہ ایک بالکل معمولی بات تھی۔ اسوقت سوال تو یہ ہے کہ آیا مسیح موعود امام ابوحنیفہ کے پیرو تھے؟ اس کا ثبوت یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ نے لکھا ہے کہ میں دوسرے اہل اسلام سے اصول میں متفق ہوں یعنی قرآن کریم۔ حدیث صحیح اور قیاس۔ کونسا؟ جو مسلمہ مجتہدین ہے یعنی مجتہدین نے جو تسلیم کیا کہ قیاس بھی ایک طریق معرفت شریعت اسلام ہے۔ اسکو میں بھی واجب العمل مانتا ہوں آپ جیسے نرالے فیلسوف (یہ اور بات ہے کہ ذرا بیوقوف ہیں) تو فبھداھم اقتدہ کو پڑھ کر سردار انبیاء کو انبیاء بنی اسرائیل کا پیرو اور مقلد کہنے میں تامل نہیں کرتے ہونگے۔ کیونکہ جب ایسا کوئی لفظ نہیں۔ اور آپ مسیح موعود کو امام ابوحنیفہ کا پیرو بنا رہے ہیں۔ تو یہاں تو اقتداء کا لفظ موجود ہے۔ یہاں آپ حضرت محمد رسول اللہ کے افضل الرسل ہونے کے کب قائل ہو سکتے ہیں؟

چوتھا حوالہ :- جس نے آپ کی حماقت کی قلعی کھولدی وہ ریویو بر مباحثہ ہے۔ اسمیں حضور نے فرمایا ہے:-

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ ہو۔ تو خواہ کیسی ہی ادنےٰ درجہ کی حدیث ہو۔ اسپر عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے۔ اور نہ سنت میں۔ اور نہ قرآن میں مل سکے۔ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں ...... اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے۔ تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔"

یہ حوالہ لکھ کر نتیجہ نکالنا کہ مسیح موعود نے کھلے طور پر جماعت کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے۔ اور خود آپ بھی اسپر عامل تھے۔ واقعات کے خلاف اور کھلی کھلی افتراء پردازی ہے۔ فقہ حنفی پر آپ نے نہ صرف ادنیٰ درجہ کی حدیث کو بلکہ اپنے سلسلہ کے علماء کے اجتہاد کو بھی مقدم رکھا ہے۔ باوجود اس کے یہ کہنا کہ آپ امام ابوحنیفہ کے پیرو اور مقلد تھے۔ حد درجہ کی بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا حنفیوں کا یہی طریق ہے۔ وہ تو اپنے امام کے فتویٰ پر اس حدیث کی بھی پرواہ نہیں کرتے جسے ائمہ محدثین صحیح قرار دیتے ہیں۔ پھر میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیا آپ لوگ فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ کیا آپ سب کے سب نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھتے ہیں؟ کیا آپ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھتے (جس کے عدم جواز پر اکثر حنفیوں نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں) کیا آپ نمازیں سفر و جلسہ سالانہ و مطر میں جمع نہیں کرتے۔ حالانکہ حنفیوں کے نزدیک یہ ناجائز ہے۔ جب مسیح موعود کے ادنیٰ مرید بھی امام ابوحنیفہ کے مقلد اور پیرو نہیں۔ تو خود حضرت مسیح موعود کی شان میں یہ کلمہ کہنا حد درجے کی ہتک اور حضور کا عمداً استخفاف ہے۔ جس سے اگر ایمان کی ضرورت ہو تو توبہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ فاصنعوا ما شئتم الوداع

(الکمل)

درنجف جواب دے!

اخبار درنجف مولفہ ۲۴ جنوری و یکم فروری میں بھائی بھارہ ضلع فیروز پور کے ایک مباحثہ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جسمیں شیعوں نے اتم سنگھ اور اودکھ سنگھ صاحبان کو حکم مقرر کیا ہے۔ اور پھر ان سے تحریری فیصلہ لیکر شایع کر دیا گیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ آیا مندرجہ ذیل حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے شیعہ صاحبان مذہبی معاملات میں ایسے لوگوں کو حکم بنانے کے مجاز ہیں۔

سنئے! عن عمر بن حنظلۃ قال سألت اباعبداللہ ؑ عن رجلین من اصحابنا بینہما منازعۃ فی دین او میراث فتحاکما الی السلطان او الی القضاۃ ایحل ذالک قال من تحاکم الیہم فی حق او باطل فانما تحاکم الی الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتا وان کان حقا ثابتا لہ لانہ اخذہ بحکم الطاغوت وقد امر اللہ ان یکفر بہ قال اللہ عزوجل یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ

(اصول کافی کتاب العلم صـ ۳۸)

اگرچہ اخبار پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنی مناظر کے دلائل

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل اڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۳۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان صاحب عبداللطیف خاں ایڈیشنل منصف درجہ اول پشاور

دوکان لوڑ بندہ مل اچھر جرام بذریعہ اچھر جرام سکنہ شہر پشاور

بنام

شیخ غلام رسول ولد دیال سنگھ سکنہ دھاریوال ضلع گورداسپور مدعا علیہ

دعویٰ دو سو روپیہ بارہ آنہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۳ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرے۔ بصورت غیر حاضری یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۹۲۳ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر عدالت

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان صاحب عبداللطیف خاں ایڈیشنل منصف درجہ اول پشاور

دوکان لوڑ بندہ مل اچھر جرام سکنہ شہر پشاور

بنام

محمد منظور ولد ہزارہ روشن بیگ سکنہ دینا نگر ضلع گورداسپور مدعا علیہ

دعویٰ ایک سو پندرہ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۳ء کو حاضر عدالت اصالتاً یا وکالتاً ہو کر جوابدہی کرے۔ بصورت غیر حاضری یک طرفہ کارروائی کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر عدالت

(مہر عدالت)

ہندوستان کی خبریں

طبیہ کالج دہلی آیورویدک و یونانی طبی کالج دہلی کو اس کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۵ فروری پر نواب رامپور نے بیس ہزار روپے عطا کئے۔

کانگریس پارٹی میں اتحاد ابوالکلام صاحب کی شرائط پر دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہوگیا۔

زمیندار کے خلاف اجراء ڈگری کا التواء کارپردازان زمیندار نے کانگرس سے اجازت لیکر یکطرفہ ڈگری کے خلاف دو اپیلیں دائر کر دئے تھے سینئر سب جج کی عدالت سے اجراء کے احکام نافذ ہونے پر انہوں نے عدالت عالیہ میں بصیغہ ضروری ایک درخواست پیش کی تھی کہ تا فیصلہ مرافعہ امتناع اجراء کا حکم دیدیا جائے۔ عدالت نے تا فیصلہ مرافعہ اجراء کو روک دیا۔

حکومت ہند کے دفاتر شملہ میں دہلی ۲۰ فروری معلوم ہوا ہے کہ عارضی طور پر اس امر کا فیصلہ ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند دہلی میں اپنے دفتر دل کو بند کر دیگی۔ اور ۵ اپریل کو دوبارہ شملہ میں دفاتر کھولیگی۔

سات کروڑ اچھوتوں کو ہندو جاتی میں جذب کرنے کا پروگرام دہلی ۲۷ فروری۔ مجھے روزانہ سیاسی کانفرنسوں میں شمولیت کی دعوتیں آرہی ہیں۔ داعیان اس امر کو فراموش کئے ہوئے ہیں کہ میں نے سیاسی کاموں سے بالکل کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سوراج اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا۔ جب تک سات کروڑ اچھوت ہندو جاتی میں جذب نہ ہوجائیں۔ (سوامی شردھانند)

پشاور کی حافظ قرآن لڑکی کے ارتداد کی خبر بے بنیاد موثق ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پشاور میں نہ تو کوئی لکھپت پرشادجی رئیس ہیں نہ کوئی دھرم دیو سابق محمد خاں اور نہ کہیں حافظ قرآن لڑکی مرتد ہوئی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

لندن میں انیس گرجاؤں کے انہدام کی تجویز لندن ۲۶ فروری۔ پادریوں کی ایک تعزیتی مجلس میں اس امر پر بحث ہوئی کہ اس وقت لندن میں بہت سے ایسے گرجے ہیں جن میں وعظ بالکل نہیں ہوتا۔ حالانکہ آمدنی کثیر ہے۔ حامیاں اصلاح اس پر مصر تھے۔ کہ ان گرجاؤں کو گرا دیا جائے۔ متعدد پادریوں کی طرف سے اس تجویز کی سخت مخالفت ہوئی۔

بشپ آف لندن جس کے ساتھ بہت سے پادری اور ماہرین فن معماری شامل ہیں۔ اس بات کیلئے طیار ہے۔ کہ لندن کے ۴۷ بیکار گرجاؤں میں سے انیس گرا دئے جائیں۔

اقتصادی اور مالی مسائل کا التواء ترکی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ مجلس مندوبین اور معاملات میں تو اس معاہدہ کی تصدیق کردیگی۔ جو عصمت پاشا اور اتحادیوں کے مابین ہوا ہے۔ لیکن عہد نامہ سے اقتصادی اور مالی مسائل کو علیحدہ کر دیگی۔ جن کے متعلق چھ مہینے کے اندر اندر فیصلہ ہوگا۔

کیا صلح کا فیصلہ ہوگیا خبر ہے۔ کہ ترکی افواج مقیم اسمرنے آج پیغام بھیجا ہے کہ صلح کا فیصلہ ہوگیا ہے۔

فوجی اخراجات میں تخفیف لندن ۲۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۲۴-۱۹۲۳ کے لئے فوجی اخراجات کا تخمینہ ۵ کروڑ بیس لاکھ پونڈ ہے۔ سال گذشتہ میں جو رقم طلب کی گئی تھی اس سے یہ رقم ایک کروڑ پونڈ کم ہے۔

مصر میں بم اندازی قاہرہ ۲۷ فروری۔ ۵ برطانی سپاہی اور تین مصری بموں کے ذریعہ مجروح ہوئے۔ دو سپاہیوں کو شدید زخم آئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بم ایک عمارت سے پھینکے گئے ہیں۔

برطانی قرضہ روس پر لیفیلڈ ۲۶ فروری۔ دیوان عام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وائیکاؤنٹ ووڈ نے کہا کہ روسی حکومت کے ذمے جو قرضہ حکومت برطانیہ کو واجب الادا تھا۔ اس کی مقدار ۷۰ کروڑ ۲۰ لاکھ [illegible] پونڈ ہے۔ [illegible] اس کے علاوہ ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر دکان کیلئے شائع ہوا)

فہرست چندہ احمدیہ خواتین

برائے مسجد برلن (جرمنی)

قادیان کی فہرست احمدیہ مستورات کی ذیل میں شایع کیجاتی ہے بیرونی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس کے مطابق فہرستیں مکمل کرکے جماعت وار ارسال کی جاویں تاکہ ان کو اس طرح سے اخبار میں شایع کر دیا جائے۔ اور نقد روپیہ مسجد برلن کا یا زیور بخت کرکے ناظر بیت المال قادیان کے پتہ سے ارسال کیا جاوے۔

ناظر بیت المال قادیان۔

فہرست چندہ مستورات قادیان دارالامان

(۱) حضرت اُم المومنین صاحبہ ماجدہ — صمادر
(۲) حضرت جنابہ بیگم صاحبہ مبارکہ بیگم صاحبہ — الـ سد
(۳) جنابہ والدہ میاں ناصر احمد صاحب — مار
(۴) جنابہ مریم بیگم صاحبہ — للعہ ر گلوبند مایہ
(۵) بو زینب صاحبہ — مار
(۶) جنابہ بیگم صاحبہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ — اسامد
(۷) والدہ رشید احمد صاحب — [illegible]
(۸) اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب — مار
(۹) اہلیہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب — مار
(۱۰) اہلیہ و بنات شیخ یعقوب علی صاحب — مارعہ قریباً
(۱۱) اہلیہ حافظ روشن علی صاحب — ماعہ
(۱۲) اہلیہ مرزا گل محمد صاحب — مار
(۱۳) اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی — مار
(۱۴) از خانہ خانصاحب ذوالفقار علی صاحب — مار
(۱۵) از خانہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ — صہ
(۱۶) اہلیہ قاضی امیر حسین صاحب — مار
(۱۷) اہلیہ چودہری حاکم علی صاحب معہ دختران — ماعہ
(۱۸) اہلیہ مستری اللہ بخش صاحب امرتسری — مار
(۱۹) اہلیہ میاں احمد الدین صاحب زرگر — مار
(۲۰) والدہ صاحبہ امۃ القیوم — مار
(۲۱) خاندان بھائی عبدالرحیم صاحب — مار
(۲۲) اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ماعہ پہنچیاں طلائی
(۲۳) حامدہ بیگم صاحبہ مار چار طلائی چوڑیاں
(۲۴) امۃ السلام بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — عہ ر
(۲۵) اہلیہ ماسٹر محمد طفیل صاحب — مار وعدہ
(۲۶) اہلیہ بھائی محمود احمد صاحب کمپونڈر — عہ ر
(۲۷) اُستانی سکینۃ النساء صاحبہ — سےعہ بُندہ طلائی
(۲۸) سعیدہ بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہی — عہ ر وعدہ
(۲۹) اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحب — عہ ر
(۳۰) اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی — عہ ر
(۳۱) اہلیہ مستری عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ والا — عہ ر
(۳۲) جنابہ صالحہ بیگم صاحبہ — عہ ر
(۳۳) اہلیہ چودہری فتح محمد صاحب — عہ ر
(۳۴) منصورہ بیگم صاحبہ — عہ ر
(۳۵) اہلیہ مع بنت مفتی محمد صادق صاحب — عہ ر
(۳۶) میمونہ اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب — عہ ر
(۳۷) فاطمہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم — عہ ر
(۳۸) اہلیہ ہیڈ کلرک صاحب — للعہ
(۳۹) بختاور اہلیہ محمد حسین صاحب — للعہ ر
(۴۰) اہلیہ و بنت محمد اشرف صاحب — للعہ ر
(۴۱) صاحب بی بی — عہ ر
(۴۲) اہلیہ مستری اللہ بخش صاحب — عہ ر
(۴۳) اہلیہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب — عہ ر
(۴۴) ناصرہ بیگم صاحبہ — عہ ر
(۴۵) اہلیہ میر قاسم علی صاحب — عہ ر
(۴۶) اہلیہ میاں نظام الدین صاحب — عہ ر
(۴۷) اہلیہ منشی نبی بخش صاحب — عہ ر
(۴۸) عائشہ اہلیہ غلام رسول صاحب قادیان — عہ ر
(۴۹) اہلیہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب — عہ ر
(۵۰) اہلیہ فیض محمد صاحب — عہ ر
(۵۱) رسول بی بی اہلیہ مولوی فضل الٰہی صاحب — عہ ر
(۵۲) اہلیہ ماسٹر محمد دین صاحب — عہ ر
(۵۳) صفیہ بانو اہلیہ محمد یامین صاحب — عہ ر
(۵۴) زینب اہلیہ منشی عبدالکریم صاحب — عہ ر
(۵۵) اہلیہ محمد حسین صاحب — عہ ر
(۵۶) محمودہ بیگم صاحبہ — عہ ر
(۵۷) رحمت — عہ ر
(۵۸) لڑکیاں شیخ مصری صاحب — عہ ر
(۵۹) اہلیہ و دختر حبیب الرحمٰن صاحب — عہ ر
(۶۰) تاجو — عہ ر
(۶۱) خدیجہ اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب — عہ ر
(۶۲) عائشہ اہلیہ مولوی نور محمد صاحب — عہ ر
(۶۳) راجو " " " — عہ ر
(۶۴) والدہ و دختر و دیگر عزیز ماسٹر عبدالمغنی صاحب — عہ ر
(۶۵) حمیدہ بیگم اہلیہ وزیر خان صاحب — عہ ر
(۶۶) محمودہ بیگم اہلیہ عبدالحکیم صاحب — عہ
(۶۷) زینب اہلیہ اللہ دتہ صاحب جالندہری — عہ ر
(۶۸) اہلیہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب — عہ ر
(۶۹) اہلیہ رسالدار صاحب قادیان — عہ ر عہ ر
(۷۰) اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب — عہ ر
(۷۱) عائشہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب — عہ ر
(۷۲) سعیدہ اہلیہ شیر محمد صاحب — عہ ر
(۷۳) اہلیہ کنظیم الرحمٰن صاحب — عہ ر
(۷۴) بتول جان و محبوب — عہ ر
(۷۵) صفیہ بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب — عہ ر
(۷۶) اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب — عہ ر
(۷۷) اہلیہ محمد الدین صاحب زرگر — عہ ر
(۷۸) اہلیہ احمد نور صاحب کابلی — عہ
(۷۹) صاحب جیوی — عہ ر
(۸۰) صالحہ بی بی زوجہ عبدالرحیم صاحب — عہ ر
(۸۱) تائی صاحبہ — عہ ر
(۸۲) والدہ رشید احمد صاحب — عہ ر
(۸۳) امام بی بی معہ ہمشیرہ وغیرہ — عہ ر
(۸۴) بھاگو اہلیہ مستری محمد دین صاحب — عہ
(۸۵) اہلیہ منشی محمد دین صاحب محرر مقبرہ بہشتی معہ بنات و والدہ و خوشدامنہ — للعہ ر
(۸۶) اہلیہ ماسٹر میر بیگ صاحب — عہ ر
(۸۷) اہلیہ فقیر محمد صاحب — عہ ر
(۸۸) محمودہ بیگم صاحبہ — عہ ر

(۸۹) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب لعہ ر
(۹۰) بنت منشی محمد دین صاحب لعہ ر
(۹۱) زوجہ منشی احمد دین صاحب لعہ ر
(۹۲) چیمی لعہ ر
(۹۳) اہلیہ محمدؐ امین صاحب لعہ ر
(۹۴) اہلیہ بابو فیروز الدین صاحب لعہ ر
(۹۵) جان بی بی لعہ ر
(۹۶) مریم اہلیہ مظہر حق صاحب لعہ ر
(۹۷) حمیدہ بیگم اہلیہ مسعود احمد صاحب لعہ ر
(۹۸) فاطمہ اہلیہ حافظ محمد حسین صاحب لعہ ر
(۹۹) حاکم بی بی اہلیہ منشی غلام حیدر صاحب د
امۃ الرحمٰن بنت " " } عہ ر
(۱۰۰) امۃ اللہ لعہ ر
(۱۰۱) مریم اہلیہ شاہ الدین صاحب لعہ ر
(۱۰۲) زینب زوجہ نور بخش صاحب لعہ ر
(۱۰۳) خدیجہ بیگم اہلیہ ولی محمد صاحب لعہ ر
(۱۰۴) امۃ الرحمٰن اہلیہ اقبال علی صاحب لعہ ر
(۱۰۵) اہلیہ حق نواز صاحب قادیان لعہ ر عہ ر
(۱۰۶) اہلیہ اللہ دتا صاحب لعہ ر
(۱۰۷) اہلیہ علی محمد صاحب لعہ ر
(۱۰۸) اہلیہ بابو عزیز الدین صاحب لعہ ر
(۱۰۹) نواب بیگم اہلیہ نواب الدین صاحب قادیان لعہ ر
(۱۱۰) فضل اہلیہ عبداللہ صاحب لعہ ر
(۱۱۱) والدہ سلام اللہ صاحب لعہ ر
(۱۱۲) اہلیہ محمد عبداللہ صاحب لعہ ر
(۱۱۳) اہلیہ مولوی شیر علی صاحب لعہ ر
(۱۱۴) اہلیہ سید محمد علی شاہ صاحب لعہ ر
(۱۱۵) اہلیہ نور الدین صاحب لعہ ر
(۱۱۶) اہلیہ احمد الدین صاحب لعہ ر
(۱۱۷) اہلیہ احمد اللہ صاحب لعہ ر
(۱۱۸) اہلیہ نظام الدین صاحب لعہ ر
(۱۱۹) اہلیہ عبداللہ صاحب درزی لعہ ر
(۱۲۰) اہلیہ سید محمد اسمٰعیل صاحب لعہ ر
(۱۲۱) محمد بی بی لعہ ر
(۱۲۲) امۃ السبوح لعہ ر

(۱۲۳) امینہ بی بی عہ ر
(۱۲۴) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب کاغانی صہ ر
(۱۲۵) اہلیہ مولا بخش صاحب صہ ر
(۱۲۶) ہمشیرہ " " ۸ ر
(۱۲۷) اہلیہ ماموں خان صاحب صہ ر
(۱۲۸) اہلیہ فضل احمد خان صاحب عا ر
(۱۲۹) اہلیہ محمد علی صاحب عہ ر
(۱۳۰) دختر عبدالرحیم صاحب سے ر
(۱۳۱) اہلیہ محب الرحمٰن صاحب صہ ر
(۱۳۲) اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب صہ ر
(۱۳۳) دختر محب الرحمٰن صاحب صہ ر
(۱۳۴) لطیفن عا ر
(۱۳۵) اہلیہ محمد عاقل صاحب صہ ر
(۱۳۶) اہلیہ شمس الدین صاحب عا ر
(۱۳۷) حامدہ بیگم صہ ر
(۱۳۸) اہلیہ شادی خان صاحب صہ ر
(۱۳۹) والدہ حشمت اللہ صاحب عا ر
(۱۴۰) اہلیہ " " " " عا ر
(۱۴۱) امۃ الرحمان بنت اللہ بخش صاحب صہ ر
(۱۴۲) نواب بیگم صہ ر
(۱۴۳) اہلیہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب صہ ر
(۱۴۴) اہلیہ عبدالرحیم صاحب عہ ر
(۱۴۵) عائشہ بی بی عہ ر
(۱۴۶) برکت بی بی صہ ر
(۱۴۷) گلاب بی بی عا ر
(۱۴۸) زانی سے ر
(۱۴۹) فضل بی بی سے ر
(۱۵۰) مسعودہ بنت مولوی محمد علی صاحب سے ر
(۱۵۱) مائی ہرسیاں عہ ر
(۱۵۲) اہلیہ محمد حسین صاحب صہ ر
(۱۵۳) سیدانی مائی عہ ر
(۱۵۴) چراغ بی بی عہ ر
(۱۵۵) اہلیہ عبداللہ صاحب صہ ر
(۱۵۶) چراغ بی بی صہ ر

(۱۵۷) اہلیہ صاحب گوہر عہ ر
(۱۵۸) امام بی بی عا ر
(۱۵۹) گلاب پٹھانی معذور عا ر
(۱۶۰) بسم اللہ عہ ر
(۱۶۱) اہلیہ محمد بخش صاحب سے ر
(۱۶۲) بہو " " سے ر
(۱۶۳) اللہ رکھی صہ ر
(۱۶۴) ہمشیرہ صاحبہ دری باف عہ ر
(۱۶۵) چراغو سے ر
(۱۶۶) نور جہاں عہ ر
(۱۶۷) زوجہ علی گوہر صاحب عہ ر
(۱۶۸) اہلیہ امیر الدین صاحب ۸ ر
(۱۶۹) اجیرہ نواں پنڈ عہ ر
(۱۷۰) امۃ الرحمٰن بنت عطا محمد صاحب عا ر
(۱۷۱) زوجہ عطا محمد صاحب عہ
(۱۷۲) فاطمہ عا ر
(۱۷۳) امۃ المنان عہ ر
(۱۷۴) امینہ بی بی عہ ر
(۱۷۵) اہلیہ مستری گوہر الدین صاحب عہ ر
(۱۷۶) اہلیہ حکیم محمد دین صاحب صہ ر
(۱۷۷) برکت منگلانی عا ر
(۱۷۸) امۃ العزیز صہ ر
(۱۷۹) امۃ الرحمٰن عہ ر
(۱۸۰) سکینہ صہ ر
(۱۸۱) غلام فاطمہ بنت چودہری غلام محمد صاحب صہ ر
(۱۸۲) رکھی اہلیہ فضل قادر سے ر
(۱۸۳) رسول بی بی اہلیہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے ر
(۱۸۴) عائشہ سے ر
(۱۸۵) فاطمہ غلام قادر ۸ ر
(۱۸۶) رحیم بی بی اہلیہ عبدالصمد صاحب کشمیری عا ر
(۱۸۷) سلطان بی بی انادی صہ ر
(۱۸۸) طالع بی بی عہ ر
(۱۸۹) عصمت بی بی ڈلہ عہ ر
(۱۹۰) غلام بی بی " عہ ر
(۱۹۱) مہرالنی بی بی " عہ ر (۱۹۲) چراغ بی بی ڈلہ عہ ر

نمبر	نام	رقم
۱۹۳	چراغ بی بی صاحبہ ڈلہ	عمصر
۱۹۴	حمیدہ	صر
۱۹۵	زینب اہلیہ محفوظ الحق صاحب	صر
۱۹۶	سلمہ اہلیہ وزیر محمد صاحب	سے ر
۱۹۷	نواب بی بی پھرسیانوالی	عکار
۱۹۸	عالم بیگم صاحبہ ماسٹر محمد بخش صاحب	صر
۱۹۹	نواں پنڈ	عمصر
۲۰۰	فضل اہلیہ مولوی ارجمند خانصاحب	عمہ ر
۲۰۱	جیونی	عمصر
۲۰۲	عمری	۵ر
۲۰۳	جناب فاطمہ صاحبہ	عمصر
۲۰۴	جناب مختار اہلیہ صاحبہ حافظ جمال احمد صاحب	صر
۲۰۵	سردار اہلیہ قریشی عبدالکریم صاحب	صر
۲۰۶	سردار بنت مولوی فتح الدین صاحب	عمصر
۲۰۷	زہرہ اہلیہ محمد حسین صاحب درزی	عمصر
۲۰۸	اہلیہ سید الدین صاحب	صہ
۲۰۹	امۃ القدیر اہلیہ عبدالصمد کمپونڈر	عکہ
۲۱۰	برکت اہلیہ نظام الدین صاحب	عمصر
۲۱۱	ولایت اہلیہ رحیم بخش صاحب	عکار
۲۱۲	زینب اہلیہ محبوب صاحب	عکہ
۲۱۳	رسول بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب	عمصر
۲۱۴	رحمت صاحبہ	صر
۲۱۵	اللہ رکھی اہلیہ شاہ الدین صاحب	عمصر
۲۱۶	غلام فاطمہ اہلیہ صوفی نبی بخش صاحب	سے ر
۲۱۷	عمری اہلیہ کریم بخش صاحب ننگل	۸ر
۲۱۸	رحیم بی بی اہلیہ 〃 〃	۴ر
۲۱۹	رحمت صاحبہ	۴ر ۲ر
۲۲۰	لڑکیاں علی احمد قادیان	سے ر
۲۲۱	رحیم بی بی زوجہ بگو قادیان	۸ر
۲۲۲	حسن بی بی زوجہ الہی بخش صاحب	عمصر
۲۲۳	صالحہ زوجہ محمد سلطان صاحب	صر
۲۲۴	چراغ بی بی زوجہ غلام محمد صاحب مستری	لعہ
۲۲۵	غفور بیگم ہمشیرہ پیر منظور محمد صاحب	صر
۲۲۶	خدیجہ اہلیہ محمد امین صاحب	عمصر

نمبر	نام	رقم
۲۲۷	سردار اہلیہ مہر محمد خاں صاحب	عمصر
۲۲۸	عالمہ اہلیہ احمد الدین صاحب درزی	عکار
۲۲۹	رسول والدہ خواجہ احمد صاحب	صر
۲۳۰	ہاجرہ صاحبہ اہلیہ منشی عبدالرحیم صاحب	سے ر
۲۳۱	سلطان جہاں عکار سرفراز جہان عکار	عکار
۲۳۲	رحیم بی بی کشمیری	عکار
۲۳۳	نصیرہ بنت سید محمد اسحٰق صاحب	صر
۲۳۴	عظمت بنت کرمداد خانصاحب بلوچ	صر
۲۳۵	بیاگو ساکن ننگل	عمصر
۲۳۶	چراغ بی بی زوجہ احمد ننگل	۸ر
۲۳۷	برکت والدہ لال الدین ننگل	۴ر
۲۳۸	عمری زوجہ رحیم بخش صاحب ننگل	۸ر
۲۳۹	مبارکہ بیگم اہلیہ مرزا رفیق بیگ صاحب	عکار
۲۴۰	اللہ رکھی اہلیہ محمد الدین بلوچ	عمصر
۲۴۱	اہلیہ صاحبہ بابو فخر الدین صاحب	صر
۲۴۲	امامو اہلیہ محمد بخش صاحب	سے ر
۲۴۳	برکت اہلیہ محمد حسین صاحب	سے ر
۲۴۴	رشید بنت نور بخش صاحب	سے ر
۲۴۵	اہلیہ محمد عثمان صاحب	صر
۲۴۶	حاکم بی بی زوجہ فضل الہی نواں پنڈ	عمصر
۲۴۷	پیرو بی بی زوجہ چراغ الدین سیکھواں	عکار
۲۴۸	فقیر نی اماں سیکھواں	۲ر
۲۴۹	زوجہ عبدالکریم صاحب سیکھواں	۵ر
۲۵۰	زوجہ کریم بخش صاحب نواں پنڈ	عمصر
۲۵۱	زوجہ نبی بخش صاحب 〃	۴ر
۲۵۲	زوجہ میراں بخش صاحب 〃	۴ر
۲۵۳	زوجہ رمضان سیکھواں	۴ر
۲۵۴	بنت عمر الدین سیکھواں	۲ر
۲۵۵	زوجہ نور احمد صاحب نواں پنڈ	۲ر
۲۵۶	زوجہ جمعہ سیکھواں	۱۴ر
۲۵۷	اہلیہ ماسٹر محمد شفیع صاحب	صر
۲۵۸	بنت بابو الہی بخش صاحب	عمصر
۲۵۹	اہلیہ حافظ محمد صاحب	عمصر
۲۶۰	اہلیہ اللہ بخش صاحب بھینی	۸ر

نمبر	نام	رقم
۲۶۱	امۃ اللہ دختر محمد یامین صاحب	عمصر
۲۶۲	حاکم بی بی اہلیہ مولوی قطب الدین صاحب	عمصر
۲۶۳	فاطمہ	عمصر
۲۶۴	رحیم بی بی زوجہ پیر محمد ننگل	عمصر
۲۶۵	والدہ غلام محمد صاحب 〃	عمصر
۲۶۶	برکت اہلیہ خیر الدین صاحب 〃	عکار
۲۶۷	حسین والدہ شبیر محمد صاحب 〃	عمصر
۲۶۸	زینب والدہ یعقوب بیگ قادیان	۸ر
۲۶۹	فہمی زوجہ	عمصر
۲۷۰	اہلیہ چراغ الدین صاحب	عکار
۲۷۱	خیرو	عمصر
۲۷۲	اہلیہ نور الدین صاحب	صر
۲۷۳	اہلیہ بابو فضل الدین صاحب	عمصر
۲۷۴	نام اصل مقام درج نہیں	۸ر
۲۷۵	اہلیہ بابو غلام رسول صاحب	عمصر
۲۷۶	بنت بابو غلام رسول صاحب	۴ر
۲۷۷	اہلیہ کریم بخش صاحب	عمصر
۲۷۸	اہلیہ پیر محمد صاحب	عمصر
۲۷۹	زینب	عمصر
۲۸۰	اہلیہ سائیں	عمصر
۲۸۱	اہلیہ کریم بخش صاحب	عمصر
۲۸۲	اہلیہ نانک	عمصر
۲۸۳	اہلیہ چراغ الدین صاحب	عمصر
۲۸۴	اہلیہ امام الدین صاحب	عمصر
۲۸۵	اہلیہ جمال الدین صاحب	عمصر
۲۸۶	اہلیہ کرم الدین صاحب	عمصر
۲۸۷	عائشہ اہلیہ حکیم محمد صاحب	۴ر
۲۸۸	اللہ رکھی - اللہ دتا	۲ر
۲۸۹	بیوہ	۲ر
۲۹۰	اصل مقام پر نام درج نہیں	۸ر
۲۹۱	بھاگو اہلیہ نور محمد صاحب قادر آباد	للعہ ۲ر
۲۹۲	بنت صدر الدین صاحب قادیان	عکار
۲۹۳	عزیز بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب	صر
۲۹۴	برکت اہلیہ نواب الدین صاحب نواں پنڈ	عمصر

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۲۹۵	عنامرع اہلیہ صوبہ ننگل	عکار	۳۲۹	امتہ القدیر اہلیہ عبداللہ صاحب کمپونڈر	عکار	۳۶۳	حسن بی بی اہلیہ جلال الدین صاحب	۴ر
۲۹۶	رابعہ بنت "	۴ر	۳۳۰	پیرو زوجہ کریم بخش صاحب	صر	۳۶۴	بھو بی اہلیہ کالو	۴ر
۲۹۷	برکت اہلیہ مہرالدین ننگل	عصر	۳۳۱	پیرو زوجہ کریم	ہعر	۳۶۵	فضل بی بی صاحبہ	عصر ۴ر
۲۹۸	جانی اہلیہ مہرالدین "	عصر	۳۳۲	الفت بنت خیراتی	عصر	۳۶۶	گلاب بی بی صاحبہ	عصر
۲۹۹	رحیم بی بی اہلیہ ماہی	عصر	۳۳۳	رحیم بنت ہدایت ننگل	۲ر	۳۶۷	کرم بی بی صاحبہ	عصر
۳۰۰	فضل بی بی سیالکوٹ	عکار	۳۳۴	زینب والدہ ہدایت "	ار	۳۶۸	فاطمہ بی بی صاحبہ	عکار
۳۰۱	زینب اہلیہ علم الدین ننگل	عصر	۳۳۵	حسن بی بی بنت عمرالدین صاحب سیکھواں	۴ر	۳۶۹	جنت بی بی صاحبہ	عصر
۳۰۲	جانی اہلیہ مولا بخش صاحب ننگل	عصر	۳۳۶	مہر بی بی زوجہ رحمت علی صاحب ننگل	عصر	۳۷۰	صدر بی بی صاحبہ	عصر
۳۰۳	چراغ بی بی اہلیہ حکیم عطا محمد صاحب	عصر	۳۳۷	عمری مہرالدین رحمت اللہ "	عصر	۳۷۱	برکت بی بی صاحبہ	صر
۳۰۴	کریم بی بی اہلیہ غلام حیدر صاحب	عصر	۳۳۸	چراغ بی بی زوجہ محمد الدین صاحب "	عصر	۳۷۲	رحمت بی بی صاحبہ	۴ر
۳۰۵	دختر محمد الدین زرگر	عصر	۳۳۹	بھاگ بھری خیرالدین "	عصر	۳۷۳	جسو	۴ر
۳۰۶	اہلیہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب	عصر	۳۴۰	برکت محمد حسین "	عصر	۳۷۴	سعیدہ صاحبہ	صر
۳۰۷	اہلیہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب	صر	۳۴۱	والدہ محمد حسین صاحب	سے ر	۳۷۵	دختران سعیدہ صاحبہ	۲ر
۳۰۸	اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل	صر	۳۴۲	لبھرالی قادیانی	ار	۳۷۶	کرم بی بی زوجہ شہاب الدین صاحب	سے ر
۳۰۹	اہلیہ میر احمد صاحب قریشی	عصر	۳۴۳	رکھی قادیانی	۴ر	۳۷۷	رحمت بی بی زوجہ مہرالدین صاحب	صر
۳۱۰	رحمت بی بی بھینی	عصر	۳۴۴	نواب بی بی قادیان	۴ر	۳۷۸	والدہ نوراں	عصر
۳۱۱	اروڑی اہلیہ علی محمد صاحب	عصر	۳۴۵	رحیم بی بی قادیان	عصر	۳۷۹	اہلیہ صاحبہ محمد اشرف صاحب	صر
۳۱۲	اہلیہ کریم ماشکی	عصر	۳۴۶	رکھی قادیانی	۴ر	۳۸۰	اہلیہ صاحبہ شاہ محمد صاحب	عکار
۳۱۳	اہلیہ فضل الدین صاحب زمیندار	عکار	۳۴۷	رحمت بی بی قادیانی	عکار	۳۸۱	والدہ صاحبہ اللہ رکھا	عصر
۳۱۴	بیگم بی بی بھینی	ہر	۳۴۸	ہار(؟) قادیانی	۴ر	۳۸۲	اہلیہ صاحبہ محمد الدین صاحب نومسلم	سے ر
۳۱۵	اہلیہ غلام محمد مرحوم	۸ر	۳۴۹	فتح بی بی بھینی	عصر	۳۸۳	اہلیہ صاحبہ فضل الٰہی نواں پنڈ	۸ر
۳۱۶	اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب	عکار	۳۵۰	بھاگ بھری بھینی	عصر	۳۸۴	اہلیہ محمد الدین صاحب	عصر
۳۱۷	اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب	ہعر	۳۵۱	نواب بی بی "	عصر	۳۸۵	اہلیہ فضل الدین صاحب لوہار	عصر
۳۱۸	زینب زوجہ حاکم الدین صاحب	عکار	۳۵۲	رالعہ بی بی "	عکار	۳۸۶	اہلیہ فقیر محمد ترکھان	عکار
۳۱۹	اہلیہ حافظ محمد حسن صاحب	عکار	۳۵۳	مریم صاحبہ	۴ر	۳۸۷	سلطان اہلیہ خیرالدین صاحب نواں پنڈ	سے ر
۳۲۰	بنت کرم علی صاحب	۲ر	۳۵۴	خدیجہ صاحبہ	للعہ ر	۳۸۸	برکت اہلیہ بڈھا نواں پنڈ	سے ر
۳۲۱	محمد بی بی اہلیہ سید محمد حسین صاحب	عصر	۳۵۵	نذر فاطمہ	صر	۳۸۹	مراد بی بی اہلیہ لہ نواں پنڈ	عصر
۳۲۲	امامن بی بی	۴ر	۳۵۶	فضل بی بی اہلیہ محمد عارف صاحب	صر	۳۹۰	نواب اہلیہ چراغ	۴ر
۳۲۳	بنت محمد اشرف صاحب	صر	۳۵۷	چراغ بی بی اہلیہ ابراہیم صاحب	صر	۳۹۱	نور جان صاحبہ	عصر
۳۲۴	انور بیگم بنت محمد اشرف صاحب	عکار	۳۵۸	اہلیہ حکیم محمد زمان صاحب معہ دختران	صر	۳۹۲	والدہ نواب الدین خوجہ	۲ر
۳۲۵	ہمشیرہ محمد اشرف صاحب	صر	۳۵۹	جیونی اہلیہ شادی خان صاحب	صر	۳۹۳	بھاگو اہلیہ مستری دین محمد دکاندار	سے ر
۳۲۶	عائشہ بنت سید فضل شاہ صاحب	عصر	۳۶۰	سردار بیگم اہلیہ برکت بیگ صاحب	صر	۳۹۴	حسن بی بی زوجہ غلام محمد صاحب	عصر
۳۲۷	سکینہ بیگم اہلیہ سید فضل شاہ صاحب	عصر	۳۶۱	امتہ القدیر دختر سردار بیگم صاحبہ	عصر	۳۹۵	کریم بی بی زوجہ محمد حسین صاحب	سے ر
۳۲۸	اہلیہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب	عصر	۳۶۲	زینب اہلیہ چراغ الدین صاحب	عصر	۳۹۶	عزیزہ بنت عبدالعزیز صاحب	عصر